موت الاولیاء اشد للہ لممات لا تقولوا لھم اموات

یعنی

جناب مرشدنا و مولٰنا حضرت مولوی سید محمد دلدار علی صاحب

مذاق بدایونی علیہ الرحمۃ کی وفات حسرت آیات واقع ۱۲ ۱۳۱۳ھ

کا بیان واقعہ بطور مرثیہ و نوحہ

از زبان شاعر خوش بیان مولوی شیخ اعجاز احمد صاحب نوشہ میاں مذاقی

رئیس شیخوپورہ ضلع بدایون بماہ رمضان المعظم سنہ ۱۳۱۴ ہجری نبوی صلعم

بار دوم تجریک

جناب مولوی محمد عبد الحی صاحب مذاقی بدایونی وکیل عدالت ضلع مراد آباد

خاص مطبع محمدن پریس واقع علی گڈھ میں سنہ ۱۸۹۶ء طبع ہوا
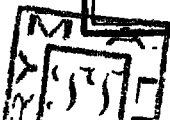
بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی محمد وعلی
آلہ واصحابہ اجمعین

ابر دیدہ میں تھا آب لالہ گوں
کشتی دل ہو گئی سب غرق خوں

منتشر ہے طبع اب جاؤں کہاں
مضطرب ہے دل الٰہی کیا کروں

تا گریباں ہاتھ جا سکتا نہیں
دامن دل اور ہے دست جنوں

اشتعال غم سے جی سب جلنے لگا
التہاب سینہ کچھ حد سے فزوں

استقامت ہو گئی دل سے وداع
ہے زباں پر رخصت صبر و سکوں

مصرعہ بند طمانیت شکست
نظم جمعیت پریشان و زبوں

دست کیف دور ساقی تھا مدام
تھا مذاق صحبت دلداریوں

تھی نظر میں شکل نورانی شیخ
پردہ صورت اب کہاں ہے کیا کروں

ہو کے فانی ذات باقی میں ملی   ہو گئی تشبیہ بے شبہہ و نموں
سب فنا اول فنا آخر فنا   دو عدم میں اک وجود کاف و نوں

صورت از بیصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

اُٹھ گئی کیفیت جام شراب   ہے خرابات مغاں بالکل خراب
چشم ساقی کا جہاں چلتا تھا دور   ہے وہاں آنکھوں سے جاری خون ناب
نقل غم ہے اور ندیم جان الم   شورش گریہ نمک سینہ کباب
تھا فتوح غیب جس گھر میں مدام   طالبوں کا تھا جہاں پر فتح باب
تھا کشادہ اک در ارشاد و فیض   آستان مرشد عالی جناب
تھی زمین بوس ادب چشم فلک   فیض کرتے تھے ملائک اکتساب
مرشد آفاق و شیخ عصر نے   منہ پہ ڈالا وصل حق کا جب نقاب
اُٹھ گئے آنکھوں سے اپنی بیگماں   رنگ مخلوقات کے سارے حجاب
کھل گئے معنے الوان و صور   ہو گیا کشف ثبات و انقلاب
قلزم وحدت ہوا جب موجزن   عین دریا تھا وہ جو ٹوٹا حباب

صورت از بیصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

جلوہ گاہ کچھ خاص چشم و دل نہیں   کس جگہ جاناں تری محفل نہیں
اے ہوائے شوق تند و تیز چل   اب تک اُٹھا پردہ محمل نہیں
بیخودی سے تاب نظارہ کہاں   پردہ اُٹھ جانا تو کچھ مشکل نہیں

دیکھوں بے پردہ اُسے مین وہ مجھے
یہ بغیر ہمت کا اہل نہین

ہین کہان وہ ذی ہمم اہل کمال
صورتوں مین جوہر قابل نہین

صورتِ معنی تھی جو شکلِ لطیف
اُس کا ہم معنی کوئی واصل نہین

تھی بعینہ صورتِ شانِ نبی
فرق سرتا پا کوئی اک تل نہین

جب سے پردے مین ہوا وہ حور وش
عالم صورت پہ دل مائل نہین

دارِ دُنیا ہے عجب ناپائیدار
ہے مقام رہگذر منزل نہین

جسم خاکی کا ہوا پر ہے وجود
کچھ ثباتِ نقش آب و گل نہین

صورت از بے صورتی آمد برون
عاقبت اِنّا الیہ راجعون

مردمک مین ہے ضیا یا اشتیاق
دل مین ہے جان یا کہ جانان کا فراق

دل کہ ہے عالم کی وسعت سے بہ تنگ
ہے ٹھکانا اُس کا اک ابرو کا طاق

صدقہ مین اپنے دلِ دیوانہ کے
عالم نیرنگ ہے اس کا مراق

دیکھتا ہی کچھ نہین جز روے دوست
اپنی ہستی ہوگئی اپنے پہ شاق

ہجر مین بھی وصل حیرت کی ہے جا
جمع یک جا اتصال افتراق

کس نے سکھلایا یہ علم بے سبق
کس سے فن عشق کا سیکھا سیاق

وہ فقیر عاشق و معشوق حق
یعنی دلدار علی شاہ مذاق

اُس کی صورت باعثِ حب خدا
اُس کی صحبت دافع کفر و نفاق

آہ وہ صورت وہ صحبت کیا ہوئی
آہ فی ہجرٍ الیٰ یوم التلاق

یاد کر کے ہجر مین وہ لطف وصل
کہتے ہین تھا یہ بھی حسن اتفاق

صورت از بے صورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

شیخ وقت و غوثِ عالم وہ ولی
سید الافراد دلدارِ علیؒ

نورِ صورت نورِ معنے نورِ حق
نور فوق النور نورِ منجلی

ظاہر و باطن سب اوس سے فیضیاب
انفس و آفاق سارے ممتلی

اس کی صورت معنے تلوین حق
اُس کی معنی صورتِ تمکین کھُلی

سب مریدون کے مرادِ جان و دل
طالبانِ حق کا مطلوبِ ولی

قادری چشتی طریقون کا امام
تھا وہ فخرِ سُہروردی شاذلی

وہ ہُوا آسودۂ مُلکِ بقا
مُنہ پہ چادر اک فنا کی کھینچلی

ہوگئے معشوق و عاشق ایکذات
عشق سے راہ وصال آخر ملی

تھا وہی اور ہے یہی ہوگا وہی
ظاھر و باطن خفی و ہم جلی

مختلف شانین ہین اشیا کا ظہور
جب ہُوا حق کے ارادہ کی چلی

صورت از بے صورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

مرحبا اے اشک تر نورِ نظر
کیا دلِ گم گشتہ کی لایا خبر

دل کہ جس مین کچہ نہین جز یاد دوست
محمل لیلے وہ چھوڑ آیا کِدھر

کس کا محمل اور لیلے کون ہے
حُسن مطلق و مقید جلوہ گر

قصۂ لیلے و مجنون سے غرض
سترِ دلبر تا کہ ہووے مستتر

لمع حُسنِ یار سے روشن ہے آنکھ
جلوہ ہے اعیان مین اشکال پر

خد و قد و چشم و ابرو پشت و رو — پا و دست و سر خط و خال و کمر
تن بدن جسم و جسد روح و رواں — سارے افعال و صفات ہر بشر
سارے محسوسات سارے مدرکات — جوہر و اعراض و الوان و صور
مبدأ و مرجع کچھ ان کا اور ہے — ہے حقیقی اک مؤثر کا اثر
کل شیٔ ہالک سے وجہ صاف — خوب ظاہر ہے بقول معتبر

صورت از بیصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

کیوں ہمیں شادی سے پہنچا اتنا غم — کیا خوشی عالم میں ہے وجہ الم
ترشی ہجراں نہ چکھی تھی کبھی — مست جام وصل سے رہتے تھے ہم
اک زمانہ تھا ہمارے ذوق کا — یاد اب تک وہ مزے ہیں بیش و کم
اب عجب پھرتے ہیں گھبرائے ہوئے — دل پریشاں سینہ بریاں چشم نم
جائیں جلوت میں تو گھبراتا ہے جی — بیٹھیں خلوت میں اگر گھٹتا ہے دم
صدمہ دوری صوری ہے فقط — ورنہ روح پاک شیخ محترم
حاضر و ناظر ہے ہر دم ساتھ ساتھ — حافظ و ناصر ہمارے ہر قدم
ہے ازل سے فیض مرشد راہبر — تا ابد ہے سایۂ فضل و کرم
صورت محبوب کو پردہ تھا خوب — ہوتے ہیں محبوب پردے میں ہم
پردۂ صورت اٹھا جب آنکھ سے — کھل گئیں آنکھیں ملا نور قدم

صورت از بیصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

حق سے ہے ناصح مجھے جو دل تنگ ہے — کیونکہ عقل و عشق ہی میں جنگ ہے
مستی چشم صنم ہے آنکھ میں — کیا تماشا ہے عجائب رنگ ہے
دھن لگی ہے کان کو کچھ اور ہی — بانگ انحد کا عجب آہنگ ہے
کھینچتی ہے یہ نوا سوئے فنا — اور فنا کی راہ سب بے فرسنگ ہے
واہ ری ہمواری راہ فنا — تیز رو کے ہمقدم ہر لنگ ہے
مانی صورت گر سے معنے نگار — دھر جس کا خانہ ارژنگ ہے
ہے عجب صناع محو اثبات میں — عقل اسکی صنعتوں میں دنگ ہے
مٹ گئے کیا کیا صنم بن بن کے واہ — نقش سے بر آب یا بر سنگ ہے
اللہ اللہ قدرت رب قدیر — واہ واہ کیا رنگ ہے کیا ڈھنگ ہے
رنگ عالم دیکھکر کھلتا نہیں — عالم نیرنگ یا بے رنگ ہے

صورت از بیصورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

کہہ رہا تھا بے تکلف واہ واہ — کیا زباں پر آگئی ناگاہ آہ
ہائے دل جاتا رہا اس آہ سے — آہ دل افسوس جاں آیا نگاہ
چشم جان و دل فقط میرے نہیں — چشم عالم میں سب ہے کُل عالم سیاہ
اسکے منہ پر آگیا ابر کفن — تھا سبھوں کی آنکھ کا تارا جو ماہ
اہل کشف و اہل سر کو کشف — خرقہ پوش لیس فی دلقی سواہ
تاجدار چار ترکی فنا — والی ملک یقیں سب بے اشتباہ
ان کا قبلہ خاص جو ہیں قبلہ رو — پشت بر قبلہ کا بھی پشت و پناہ

نظر شان شہود حق ہے حق — شاہد حق اشہد ان لا الٰہ
ہر جان و بیان صورت بے مثل — فی المثل صورت ہے اوس کی جلوہ گاہ
ہے یہ صورت وہی بے صورتی — خود بخود ہر ایک صورت ہے گواہ

صورت از بے صورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

گوشہ گیری سے ہوا حل عقود — خاطر بستہ تھی کیا دل کی کشود
بند کیں آنکھیں تو آنکھیں کھل گئیں — ایک سا آیا نظر غیب و شہود
دونون عالم ایک عالم گر کا علم — ایک ہی موجود اور ایک ہی وجود
یہ ہماری بود اور نا بود کیا — ما نبودیم و تقاضہ ما نبود
وہ خدا ہی خود بخود جو ہے جو تھا — ہست و بود خلق سب حق کی نمود
دیکھ نیرنگ طلسم کن فکان — ہے کمال حکمت رب ودود
جن و انسان آدم و شیطان ملک — ضد و جنس و مومن و مشرک جہود
عرش و فرش و جسم و جان و عقل و علم — امر و خلق و شرع و اطلاق حدود
پارہ پارہ جامۂ تن جب ہوا — اور ٹوٹا جسم کا یہ تار و پود
دیکھا اصل شکل اک ہو کا مقام — باز صورت خویشتن را گم نمود

صورت از بے صورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

دو قدم تو چل کنار گور تک — جان یہ کیا اب ہے اللہ یک
تجھ سے روشن تھا یہ ظلمت کدہ — جسم تیرہ بین تجھی سے تھی چمک

[illegible] حق ہے [illegible] آیت [illegible]

صورت از بے صورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

آگئی جو جسم جہاں میں ساز ہے | اس کا کچھ کھلتا نہیں کیا راز ہے
کہیں الگ دو شید یا اک جسم میں ہم | اس کا کاریگر بھلا دمساز ہے
واہ واہ صلِ علیٰ صلِ علیٰ | مجھ کو بھی صورت پہ اپنی ناز ہے
سیرتِ حق کا وہ جس سے آشیانہ | صورتِ حق ہے یہی وہی ممتاز ہے
کون ہے وہ صورت و سیرت میں جو | قدرتِ حق صورتِ اعجاز ہے
شاہ ولی اللہ علی عرش آشیاں | طائرانِ قدس میں شہباز ہے
مظہرِ حق آیتِ حق شانِ حق | شاہدِ حق حجتِ حق باز ہے
ظاہر و باطن نظر میں ایک حق | اس کا حق انجام حق آغاز ہے
ہے غرض ہر شکل سے حق جلوہ گر | رنگ و بو ہے یہ بھی اک انداز ہے
جل و اعلیٰ شانہ کیا رنگ و بو | پھر وہ سب سے ماورا و بے انباز ہے

صورت از بے صورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

گر دلِ غمگین میری اچھی تلاش | ثمرۃ العقبیٰ لتاخیر المعاش
ہو چکا لبریز جامِ زندگی | اور کاسہ میں ہی اب تک وہ ہے آتش
آخر ہر گریہ آخر خندہ ایست | مرہمت می باید اول بخراش
مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست | گریہ کن خویش تا آخر شاد باش

جتنا گریہ ہو غمِ مرشد میں ہو
پارہ پارہ دل گریباں پاش پاش

سینہ ہو صد چاک دامن چاک چاک
وضعِ غم کی یہ تراش اور یہ خراش

اُس نے چھوڑا اپنے عرشِ جسم کو
گور کا آیا پسند آخر فراش

رکھ گئے اپنے منہ پہ دامانِ کفن
کر دیا صورت کا پردہ خوب فاش

اب نہیں ہے زندگی کا کچھ مزا
جان اپنی پاس جاناں کے ہو کاش

اپنا دل صورت سو اب بیزار ہے
گور تک ہی یہ کفن ہے پھر لاش

صورت از بے صورتی آمد بروں
عاقبت انا الیہ راجعون

ہاں برس اے ابرِ دیدہ ہاں برس
جسم کی یہ جائے ساری خاک و خس

ہے شرابِ خونِ دل پینا حلال
محتسب کا غم نہ کچھ بیمِ عسس

سو برس گر ہوں فراغِ زندگی
ہے مدارِ عمر لیکن اک نفس

مرد و زن پیر و جواں شاہ و گدا
ایں جہاں آخر نمی ماند بکس

چل دیا کوئی کمر باندھے کوئی
قافلے والے رواں ہیں پیش و پس

ہیں کہاں وہ ماہرانِ علم و فن
ہیں کہاں وہ شاعرانِ نکتہ رس

ہیں طبیبِ غیب داں اب بے خبر
مل گئے سب خاک میں وہ جسم و مس

جن کو تسخیرِ کواکب پر تھا زور
خاک پر اُن کا نہیں چلتا ہے بس

جو طیورِ لامکاں پرواز تھے
توڑ ڈالے سب نے ناسوتی قفس

اہلِ صورت خوب صورت ماہرو
آخرش اللہ بس باقی ہوس

صورت از بے صورتی آمد بروں

عاقبت انا الیہ راجعون

کل ہے یا پیام لطف دید ہے
شرح عشق کیا ہے سچ کیا بھید ہے

زندگی مر مر کے کاٹی ہجر میں
وصل سے منت کی بڑی امید ہے

دل سے پیدا آنکھیں ہوں کھلی
اشتیاق دید کی تاکید ہے

وصل کیا کر تو اور لوٹے جان و دل
وصل بھی کیا حسرت جاوید ہے

وقت سے صحبت اس دل مشتاق کی
حشر تک ہجر و وصل سے نومید ہے

وصل صورت کی نہیں تدبیر کچھ
وصل جاں خود مٹے تجرید ہے

اتصال بے تکیف بے قیاس
بے تکلف اور بے تمہید ہے

مہر حق پنہاں ہیں ہر جسم میں
چشم عالم میں مگر خورشید ہے

صورت اک جہل مرکب جانئے
اور نادانی فقط تقلید ہے

جب مٹی صورت فنا ہی تھی فنا
یا الٰہی کیسی یہ توحید ہے

صورت از بےصورتی آمد بروں
عاقبت انا الیہ راجعون

ایک لفظ کن کی ہے یہ کائنات
بلکہ یوں کہیے فقط کہنے کی بات

قطرہ و موج و حباب و کف بشکل
ہیں صفات مختلف بحر ایک ذات

وہ جز بحر ہست و نیست ہے
شکل و صورت رنگ و بو موت و حیات

پر حیات جاودانی موت ہے
موت نے ہر عارضہ سے دی نجات

موت بھی خوشتر ہے موت اولیا
اُن کی اعلے زندگی سے ہے حیات

اولیاء اللہ میں بھی خاص کر
انتقال مرشد قدسی صفات

انتقال اُن کا وصال اللہ ہے
ہے عروسی عرس یعنی وصلت کی رات

خلق میں نعمت تھا جب تک تھا وجود
عین رحمت ہو گیا پا کر وفات

شانِ رحمت تھا مجسم خلق میں
جانِ رحمت ہے علیہ الرحمات

ہو گیا حق شکل سے پاک و لطیف
حق ہے بے صورت منزہ از جہات

صورت از بے صورتی آمد بروں
عاقبت انا الیہ راجعون

اے دل دیوانہ یہ کیا جستجو
دیکھ باغِ حق کی سیر و رنگ و بو

بلبل و قمری کا غل جوشِ بہار
سرو جوئبار و موجِ آب و جو

رقصِ طاؤس اور رفتارِ تدرو
فاختہ کی یاد میں یا دوست تو

خوش جمال خوش مقال خوش خصال
خوش صفت خوش وضع خوشرو خوشگلو

مست ساقی ہو گئے مے کش تمام
بلکہ مے خانہ مے و جام و سبو

بے خبر تو بے نشہ کے کیوں ہوا
کس نشہ میں بیخبر سوتا ہے تو

کھول چشمِ جان و دل کچھ دیکھ بھال
کان سے سن تو بکے سنئے ہائے ہو

دم میں بلبل ہے نہ گل ہے نے چمن
دم نکلتے ہی ہوا اک دشت ہو

پھر نہ میں ہوں اور نہ تو ہے اور نہ غیر
اور نہ رنگ و بو ہے کچھ نے رو و خو

چونکہ اول تھا وہی آخر ہوا
تو و من کی گفتگو سب ایک سو

صورت از بے صورتی آمد بروں
عاقبت انا الیہ راجعون

زندگی کا تیری غافل راج کیا
کل تو کیا سمجھے گا اور ہے آج کیا

جا فلک پر خاک میں جاتا ہے پھر　　مال و زر کیا اور تخت و تاج کیا

لعل و گوہر مشک و عنبر سب ہے خاک　　سیم و زر یاقوت اور پکھراج کیا

اطلس و کمخواب و سنجاب و حریر　　پرنیان و قاقم و دیباج کیا

کیا کلاہ فقر و تاج خسروی　　بوریا کیا اور تخت عاج کیا

مالک الملک اک خدائے دو جہاں　　گن سکے اس کی کوئی افواج کیا

جہاں میں ہیں سب اور وہ اللہ الصمد　　کیا غنی عالم میں اور محتاج کیا

ایسے ہر صورت کو بخشا اک کمال　　جن بشر کیا کبک اور دراج کیا

خاص ہے پر صورت انساں کا شا(ن)　　بولتا اس ساز میں ہے باج کیا

ہے عروج معنوی نطق بشر　　اور پھر صورت کو دی معراج کیا

صورت از بے صورتی آمد برون
عاقبت انا الیہ راجعون

غم سے اک دم بھی نہیں جی کو فراغ　　دل ہے یا دل کی جگہ پہلو میں داغ

رنج کے خوگر ہیں شادی ہے یہی　　داغ داغ غم سے دل ہے باغ باغ

مجھ حیرت یہ جہاں سے بے خبر　　اپنا ڈھونڈے سے نہیں ملتا سراغ

نے سر و پا لامکاں کی سیر ہے　　گم ہوا فرش قدم عرش دماغ

ہے خمار عیش کیا اعضا شکن　　اور شراب عیش سے خالی ایاغ

بے مزہ ہو دل تو لطف سیر کیا　　نغمۂ بلبل بھی ہے آواز زاغ

دل کو بے دلدار کیا ذوق طرب　　خانہ و گلشن ہے گلخن اور اجاغ

ہے مذاق جان عاشق بس یہیں　　ہو جہاں دلدار کیا پھر باغ راغ

ڈھونڈتی آنکھیں وہی صورت ہیں گو — دل نے پایا ہے یہ کہکر لفظ راغ

صورت از بیصورتی آمد بروں
عاقبت انا الیہ راجعون

کیا کہوں نوشہ کہ آخر کیا ہوا — مرضی حق جو ہوا اچھا ہوا
آخرش وہ ہونے والا ہے ضرور — بالیقیں جو ہونے والا تھا ہوا
ہو رہا ہے ہوئے گا اور ہو چکا — ہر طرح پر اک ظہور اس کا ہوا
حق ظہور و نور سے بے چون و چرا — ہیں محیط عالم و اشیا ہوا
پردۂ صورت میں گو ظاہر ظہور — گو ظہور اک پردۂ اخفا ہوا
الغرض نور خدائے دوسرا — آفتاب یثرب و بطحا ہوا
ہاں محمد اور علی ہیں مظہر ماہ — نور ان دونوں کا جو اک جا ہوا
شاہ دلدار علی کی شکل میں — وہ ظہور نور سر تا پا ہوا
نور کب تک خاک میں رہتا نہاں — حق یہ مولانا کا فرمانا ہوا
صورتیں جتنی ہیں جاں ہو کر رہیں — ہوئے گا ناپید جو پیدا ہوا

صورت از بیصورتی آمد بروں
عاقبت انا الیہ راجعون

وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ واولیاء امتہ اجمعین وبارک وسلم

تاریخ ختم از مصنف

مرشد برحق کا جب یہ حال ہوا — جل گئے فراق سے دل اور جگر مرے نوشہ